۵۔ حضور کا پانچواں احسان جلسۂ سالانہ زنانہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کو جلسہ سالانہ پر آنے کی نہایت تاکید فرمائی ہے۔ لیکن حضور علیہ السلام کے زمانہ میں صرف مَردوں کا جلسہ ہوتا تھا۔ اس لئے سوائے چند ایک مستورات کے زیادہ تر مَرد ہی آتے تھے۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں بھی عورتیں اس ثواب سے محروم تھیں۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دُوربین نظر نے فوراً اس خطرہ کو معلوم کر لیا۔ کہ ایک پہلو کا بڑھتے جانا۔ اور دُوسرے پہلو یعنی مستورات کا پیچھے رہنا جماعت کی ترقی میں روک کا باعث ہوگا۔ اور اس کے تدارک کے لئے حضور نے مستورات کے جلسہ کے لئے اعلان فرمایا۔ اور اب مستورات کا علیحدہ جلسہ ہوتا ہے۔ علیحدہ پروگرام ہے۔ عورتیں خود پروگرام بناتی ہیں۔ تقریریں کرتی ہیں۔ مضمون سُناتی ہیں۔ جماعت احمدیہ کا اہم فرض تبلیغ ہے۔ اور تبلیغ نہیں کی جا سکتی جبتک کہ مافی الضمیر کو عمدگی سے بیان نہ کیا جائے۔ اس لئے جلسہ میں مضمون پڑھنے اور تقریر کرنے سے نہ صرف تعلیمی ترقی ہی ہوتی ہے۔ بلکہ زبان کی گرہ بھی کھل جاتی ہے۔ ماسوا اسکے تمام جماعت کی مستورات کے آپس میں ملنے سے جو فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔ ان سے بھی عورتیں محروم نہیں رہتیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

ہدیۂ تبریک

مبارک ہو کہ شامِ غم کو پیغامِ سحر آیا
مبارک ہو دلِ مسلم نے اپنا مدعا پایا
مبارک ہو کہ پھر خُونِ صداقت جوش میں آیا
مبارک ہو کہ پھر توحید کے نغموں نے گرمایا
مبارک ہو کہ پیغامِ حیاتِ نو سُنانے کو
علم اسلام کا ہندوستاں میں آج لہرایا
شگفتہ ہو گئے ملت کے چہرے پھُول کی صورت
ہُوئی ہے آج ہمدوشِ سلیماں مورِ بے مایا
مَیں قرباں شاہدِ قدرت کی اِس نکتہ نوازی پر
"بشیر الدین" کو تاجِ خلافت جس نے پہنایا
وُہ لے نکلا حفاظت سے سَفینہ خاکساروں کا
رُکا، جھجکا، ڈرا، ہارا نہ طوفانوں سے گھبرایا
کچھ ایسی نامُرادی ہے لکھی دشمن کے حصّہ میں
کہ ناداں اپنی اِک اِک بات پر رہ رہ کے شرمایا
مَیں بزمِ ناز میں آیا سکونِ قلب کی خاطر
کسی کی گرمیٔ گفتار نے کچھ اور تڑپایا
دُعائے دردمنداں ہے ترے دربارِ عالی میں
رہے سر پر الٰہی حضرتِ محمود کا سایا

(احسن صدیقی از گوجرہ ضلع لائلپور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے عہدِ مبارک میں خواتین کی دینی خدمات

از قلم محترمہ سیدہ فضیلت صاحبہ سیالکوٹ

موجودہ زمانہ کا نقشہ

انبیاء سابقین خصوصاً رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس زمانہ کا نقشہ جس صفائی سے کھینچا ہے۔ کہ دنیا نور اسلام سے منور ہونے کے بعد پھر تاریک ہو جائیگی۔ دین ثریا پر چلا جائیگا۔ جسے ایک فارسی النسل پھر واپس لائیگا۔ اس کا مشاہدہ ہماری آنکھوں نے کیا۔ آج ہر متنفس نے تسلیم کر لیا ہے۔ کہ دُنیا گناہوں سے پُر اور بے دینی کی تاریک رات میں خراٹے لے رہی ہے۔ مگر میں نے اسوقت صرف یہ بتانا ہے کہ عورت اس وقت اپنے حقوق کو کھو کر کس طرح عرب کے زمانۂ جاہلیت کا نقشہ پیش کر رہی تھی۔ گو وہ ظاہر میں زندہ درگور نہیں کی جاتی تھی۔ مگر حقیقت میں زندہ درگور تھی۔ جہاں مرد مقام رُوحانیت سے گر کر علم کو صرف ذریعہ معاش سمجھکر حاصل کر رہے تھے۔ وہاں عورتیں جہالت کے اتھاہ سمندر میں غوطے کھا رہی تھیں۔ بعض خاص خاص خاندانوں میں اگر عورت کی تعلیم کا خیال تھا بھی۔ تو نماز روزہ اور چند وہ مسائل جو طہارتِ جسم یا والدین و خاوند کی خدمت پر مشتمل تھے۔ ان کو سیکھ لینا کافی سمجھا جاتا تھا۔ قرآن کریم کا ترجمہ وہ جانتی ہی نہیں تھیں۔ ہمارے محلّہ کی ایک بوڑھی عورت میرے پاس آتی ہے۔ اکثر دُعاؤں کے ترجمے سمجھتی ہے اور کہتی ہے۔ پہلے تو کوئی جانتا ہی نہ تھا کہ معنے سمجھنے بھی ضروری ہیں۔ نسوانی حقوق کا یہ حال تھا۔ کہ جب تک عورت مرد کی منظورِ نظر ہو گھر کی ملکہ اور بظاہر دنیا کی جنت میں آباد۔ مگر جب مرد کی نظروں سے گری۔ تو چوٹی پکڑ کر باہر نکال دیا۔ کہاں کا حق مہر اور کس کا زیور۔ انگوٹھی چھلّہ تک اتروا لیا۔ تن پر کپڑے بھی اگر رہنے دیئے۔ تو عورت پر احسان۔ والدین اگر زندہ ہوئے تو کہیں ٹھکانہ ہو گیا۔ ورنہ باپ کی جائداد کے مالک بھائی اگر بیوی بچوں کی خدمت کے لئے رکھ بھی لیں۔ تو یہ خاوند کی نظر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے گری ہوئی ہستیاں نہ کسی عزت کی مستحق نہ کھانے پینے میں کسی مساوات کی حقدار۔ نوکر کی خدمت کا معاوضہ نقدی۔ اور ان کی خدمت کا معاوضہ احسان کہ زندگی کے دن بسر کرنے کو ٹھکانہ میسر آگیا۔ کہاں کی وراثت اور کہاں کا حق مہر۔ یہ باتیں مبالغہ نہیں حقیقت ہیں۔ جس کے ثبوت میں ایک مثال پیش کرتی ہوں۔

ایک عورت کی دردناک پکار

شائد ۱۹۱۵ء کا واقعہ ہے کہ اخبار "تہذیب نسواں" میں ایک عورت کی دردناک پکار شائع ہوئی۔ جس میں اس نے لکھا کہ "میرے خاوند نے بے گھر و بے زر ہی نہیں۔ بے رُوح سمجھکر مجھے گھر سے نکال دیا ہے۔ میری جانِ رُوح میرے بچے کو مجھ سے چھین لیا۔ اسلام مساوات کا دعویٰ کرتا ہے مگر بے دلیل۔ عورت مال و زر نہیں اپنے جگر کے ٹکڑے پر بھی حق نہیں رکھتی۔ اسلام کا انصاف میرا بچہ مجھے نہیں دلاتا۔ میری آنکھوں کا نور مجھ سے مرد کا ظالم ہاتھ چھین لے گیا۔ کوئی طاقت میرا حق تسلیم کرنے کو تیار نہیں"

اسی پر ایک ستم رسیدہ نے لکھا:۔

"بارہ سال سے میری لڑکی میرے گھٹنے سے لگی بیٹھی ہے۔ نہ اس کا خاوند خرچ دیتا ہے نہ طلاق۔ دوسری لڑکی کا خاوند کئی سال سے مفقود الخبر ہے۔ میری لڑکیوں کے لئے اور کوئی صورتِ نجات نہیں اور اسلام میری مصیبت کا علاج نہیں بتاتا۔ میں "انجمن حمایت اسلام" کے پاس بھی گئی۔ بعض دوسری انجمنوں اور علماء سے بھی تدبیر چاہی۔ مگر کسی نے مجھے نجات کی کوئی صورت نہیں بتائی۔ جس دین میں ایک کمزور مخلوق کو یوں پامال کیا جائے حیرت ہے۔ وہ مساوات اور دینِ فطرت کا مدعی ہو"

چونکہ میری پیدائش ایک احمدی خاندان میں ہوئی۔ آغوشِ مادر میں یہ علم ہوا کہ دین مُردہ ہو چکا تھا۔ غیرتِ خدائی نے اسلام کے لئے مسیح موعودؑ کو دنیا میں بھیجا۔ لہذا بتقاضاء غیرت اپنے ماموں سید حامد شاہ صاحب مرحوم کو ایک چٹھی بھیجی۔ کہ قادیان لکھا جائے کہ ان مسائل پر روشنی ڈالی جائے اور تعلیم اسلام پر سے ان اعتراضات کو دُور کیا جائے میں نے خود بھی حسب استطاعت "تہذیب نسواں" میں ایک مضمون دیا۔ اور "الفضل" میں بھی مضمون شائع ہوا۔ اور اس کے بعد تمام اخباروں نے اس کے متعلق مضمون لکھے۔ تب ہندوستانی عورتوں کو اپنے حقوق کا علم ہوا۔ ان کو گم شدہ خزانہ ملا۔ نیم مُردہ جسموں میں خُون پیدا ہوا۔ پیاسی رُوحوں کو آبِ حیات ملا۔ یُوں احمدی عورت ہی نہیں ہر مسلمہ کیلئے عہدِ محمود پیامِ حیات لایا۔ جسکا اعتراف آج نہیں تو کل دُنیائے اسلام کرے گی ؎

حضرت امیر المومنین کا عہدِ سعادت مہد

احمدی عورت اس عہدِ سعید کا جتنا بھی شکر کرے کم ہے۔ کہ فضلِ عمر محمود ان کی حمایت میں کھڑا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کی عدالت سے عورت نے جوہرِ زندگی سے دامن بھرا اور ہر طرح اس کے حقوق کی حفاظت ہوئی۔

جلسہ سالانہ وُہ ہزار ہا احمدیوں کا جمِ غفیر، اور وہ پیارے خلیفہ کی پُرسوز و رُوح پرور تقریر۔ وہ فلک شگاف اللہ اکبر کے نعروں پر دردمند دل کی آواز۔ "ابھی امتحان کا وقت آتا ہے۔ دیکھیں گے تمہارے نعروں کا جوش"۔ (یعنی یہ کہ تعلیمِ اسلام پر عمل کیوقت تمہارا امتحان ہوگا۔) اس کے بعد ان زمینداروں اور سرمایہ داروں کو جو اپنی جائداد کے حصے بخرے کر کے غیر خاندان میں دینے۔ یا اپنی زمین اور اپنی اولاد نرینہ کے ساتھ کسی کو شریک جائداد کرنا موت کے مترادف سمجھتے تھے۔ کہا کہ اب میں تم سے عہد لینے کھڑا ہوا ہوں۔ کہ تم لڑکیوں کو ورثہ دو گے۔ گویا ہمارے عدل گستر خلیفہ نے اس کمزور اور بے کس صنف کو اُس کے پامال شدہ حقوق دلوانے کا تہیہ کیا۔ فضاء میں اسکی آواز گونجی۔ اہلِ دنیا نے سُنی۔ فرشتوں نے آفرین کہی۔ کائنات عالم اس کے خلوص کی گواہ ہوئی۔ کہ بیشک یہ خلیفۂ برحق بحضور الٰہی اپنے فرض عظیم سے سُرخرو ہوا۔ عورتوں نے نعرۂ اللہ اکبر اور پُرنم آنکھوں سے اظہارِ شکرگذاری کیا۔

تعلیم

یہ زمانہ گو ترقی علم کا زمانہ تھا۔ مرد و عورت تحصیلِ میں سرگردان مگر صرف حصولِ معاش کیلئے۔ وہ رُوحانی علم جس سے اس مٹی کے تاریک جسم کی رُوح روشن ہو کر انوار الٰہیہ کا مرجع بنے۔ اور اس ناپائیدار اور پُر مصائب دُنیا میں خالق و مالک خدا سے رُوشناس کراتے ہوئے۔ اس کی رحمت کے بے پایاں سمندر سے وہ شراب طہور پلادے۔ جس کا اثر نفس انسانی کے جھلس دینے والے شعلوں کو ٹھنڈا کر کے دائمی مسرتوں کا وارث بنادے۔ اہلِ دنیا کی نظروں سے اوجھل تھا۔ سعید الفطرت اور سچی پیاس رکھنے والے لوگوں نے اس پانی کو خلیفۃ اللہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھوں پیا۔ وُہ نشۂ مسرت میں جھومے۔ دیوانہ وار اُٹھے۔ کہ اس آبِ حیات کو دُنیا میں تقسیم کردیں۔ خدا نے یہ دیکھکر کہ میرے رسول نے حقِ خدمت ادا کردیا۔ محمدی شریعت جو ثریا پر تھی۔ اہلِ دُنیا تک پہنچا دی۔ اور قول کے سچے اور عہد کے پکے اس امانت کو سنبھال چکے۔ اپنے مسیحؑ کو اپنے پاس بُلا لیا۔ تاوہ مجاہدِ اعظم جنت کی مسرتوں سے سکون حاصل کرے۔ افسوس کہ عورتوں کو بہت کم موقعہ اس خضرِ حیات کی صحبت سے تحصیل علم کا ملا۔ اکثر احمدیوں کے گھر عورت کی جہالت سے بے چراغ تھے۔ وہ حسرت سے دیکھتے کہ ہماری عورتوں کے ساتھ ہمارے بچے قومی زندگی کا سہارا ناگن دُنیا سے کھیل کر لقمۂ اجل ہونے والے ہیں۔

وُہ امانت جو دُنیا میں پہنچانے کے لئے ہمارے سپرد ہُوئی۔ وہ ہم سے دولت و نسل کا مطالبہ کرتی ہے۔ مگر ہماری عورتیں مخل۔ نہ دولت کے ہم واحد مالک نہ اولاد کی تربیت کے قابل۔ عورت مرد سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جسم انسانیت کی تکمیل ہے۔ ایک حصّہ جسم پر فالج گرے۔ تو دوسرا بھی بیکار مگر اس کا علاج نہ کر سکے اور یہی کہتے ہوئے دُنیا سے گذر گئے۔ کہ عورتیں بدعات و رسوم کو گھر سے نکلنے نہیں دیتیں +

اصلاح نسواں کے لئے انجمن بنانے کی کوشش

مَیں بچپن میں جب ایسے ذکر سُنتی تو غیرت سے کٹ جاتی۔ کہ تمام عیوب عورت کی ذات سے منسوب ہیں۔ چاہا کہ اصلاحِ نسواں کے لئے انجمن بنائی جائے۔ اس وقت سیالکوٹ میں متوفیٰ مسجد مولوی فیض علی صاحب مرحوم نے اپنا مکان ملحق مسجد بنایا تھا۔ اور اکثر عورتیں جمعہ پڑھنے وہاں جایا کرتی تھیں۔ مگر ہماری خاندانی روایات نے وہاں جانے کی کسی کو اجازت نہ دی۔ حتیٰ کہ مسجد کا ایک حصّہ عورتوں کے لئے علیحدہ ہوا۔ اس وقت میرے اس جذبہ نے اس بندش کو توڑا۔ کہ ہمارے بزرگ سیّد میر حامد شاہ صاحب مرحوم نے اپنی زندگی کے آخری ایّام میں کہا۔ کہ میرے دل میں یہ بڑی خواہش ہے کہ عورتوں کی انجمن قائم ہو۔ اور اس خواہش کی تکمیل کے لئے فضیلت پر میری نظر ہے۔ لہذا کوئی مخالفت کی جُرأت نہ کر سکا۔ اور مَیں نے جا کر جمعہ میں جلسہ مستورات کے متعلق اعلان کرا دیا۔ مگر مقررہ دن گئی۔ تو سوائے ایک مشہور غیر احمدی لیڈر کی بیوی کے جس کو اتفاقاً ملاقات ہونے پر دعوت دے چکی تھی۔ کسی کو نہ پایا۔ بلا مبالغہ تا دیر انتظار کرنے کے بعد ہم دونوں وہاں سے واپس لوٹیں۔ اسکے بعد بھی ایک دو بار ایسا ہی اتفاق ہوا۔ حالانکہ جمعہ پڑھنے اکثر عورتیں آتیں +

غرض جہالت و محکومیت نے انکے دماغوں کو زنگ آلود، اور ان کی رُوحوں کو مُردہ کر دیا تھا۔ وہ اپنی زندگی کا مقصد بچّوں کی محبت اور مرد کی توجہ کے سوا کچھ نہ جانتی تھیں۔ اس وقت کا ایک مورخ عورت کی حالت کا نقشہ کھینچتے ہوئے لکھتا ہے۔

”عورت مرد کو اپنے قبضہ میں رکھنے کیلئے ہر قسم کے مکر کے ساتھ سٹیج دُنیا پر پارٹ ادا کرتی ہے۔ کیونکہ ظلم اخلاق کو نشوونما نہیں بخشتا۔ بلکہ گھن کی طرح چاٹتا ہے“ چنانچہ عورت مرد کی نظر عنایت کے بغیر وہ پتھر تھی جسے دُنیا کی چھاتی برداشت نہ کر سکے۔ ایک خاوند کی نظروں سے گری ہوئی عورت سوت اور خاوند کے ظلموں سے تنگ آ کر باپ کے پاس چلی گئی۔ جو بڑھاپے میں اپنی روٹی پیدا کرنے سے بھی معذور تھا۔ عورت کے کانوں میں طلائی بالیاں تھیں۔ اُسنے کوشش کی۔ کہ کوئی ہمدرد یہ بالیاں بیچ دے۔ اور مَیں اس سے ایک بھینس خرید کر دُودھ بیچ لیا کروں۔ مگر کوئی اللہ کا بندہ اس کا یہ کام نہ کر سکا۔ کہ وہ ان بالیوں کی مالک نہیں۔ بلکہ ان کا خاوند مالک ہے کل کو دعویٰ نہ کر دے۔ عورتیں زیور کو عطیہ نہیں مرد کی امانت سمجھتی تھیں۔ اب بھی ایسے لوگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موجود ہیں۔ جو کہتے ہیں۔ کہ عورت جو کچھ مرد کے مال میں سے دیتی ہے۔ اس کا ثواب عورت کو نہیں مرد کو پہنچتا ہے۔ یوں مایوس و شکستہ دل عورت صرف اس حیات مستعار کے لئے ہی ہر فکر و تدبیر کرتی تھی۔ اور مردوں نے انکی اس حالت کو مفید سمجھا تھا ؎

عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کرنیکی تاکید

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہر احمدی کو عورت کے ساتھ حسن سلوک اور مراعات کا سبق دیا۔ یہ چرچا بھی ہوا۔ کہ احمدی لوگ عورتوں کے بارے میں بہت نرم اور حسن سلوک کرنے والے ہیں۔ مگر عورتیں عام طور پر اپنے حقوق سے کماحقہٗ واقف نہ تھیں۔ قادیان میں بھی اول تو عورتوں کے جانے کا رواج کم۔ دوسرے زنانہ جلسہ کا علیحدہ رواج نہ تھا۔ اور نہ مردانہ جلسہ گاہ میں جانے کی اجازت۔ یوں سوائے قادیان کی عورتوں اور چند صحابیات کے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے درس سے مستفیض ہوتی رہیں عام طور پر عورتوں کی حالت میں چنداں تبدیلی نہ ہوئی۔ کیونکہ قدرت خداوندی کو یہی منظور تھا۔ کہ یہ سہرا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے سر رہے۔ لہذا حضور ہی کے عہد میں زنانہ جلسہ گاہ کا انتظام مکمل ہوا۔ اور جلسہ سالانہ پر بکثرت مستورات کے جانے اور گوہر ہائے علم سے دامن بھرنے کا رواج اسی مبارک خلیفہ کے عہد میں ہوا۔

حضور نے عورتوں کو پکارا۔ کہ تم بھی مردوں کا سا دل و دماغ رکھتی ہو۔ تم زندہ ہو۔ اور زندہ رہنے کا حق رکھتی ہو۔ تمہارے پیارے مہربان رسولؐ نے یہ کہکر کہ آدھا دین عائشہؓ سے سیکھو۔ تمہیں دین میں مساوی درجہ دیا ہے۔ تمہاری جہالت نے قوم کو موت کے گھاٹ اُتارا۔ تمہاری رُوحانی زندگی سے قوم کی زندگی ہے تم ہماری دولت کی مالک ہو۔ بصورت زیور و نقدی جو تمہیں مل چکا۔ وہ تمہارا ہے مرد کا حق نہیں کہ وہ تم سے لے سکے۔ اپنے مسیحؑ کی دردمند آواز کو سُنو! جو تمہیں کہتا ہے۔ ؎

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواج یزید
دینِ حق بیمار و بیکس ہمچو زین العابدین

اور پھر کہتا ہے:۔ ؎

بیکسے شد دین احمدؐ ہیچ خویش و یار نیست
ہر کسے در کار خود با دین احمدؐ کار نیست

اے عورت تیری فطرت میں جذبۂ رحم ودیعت کیا گیا ہے۔ قوم و مذہب کی ناگفتہ بہ حالت کو دیکھ۔ ہمدردی کے ہاتھ بڑھا۔ کہ تیری مدد کے بغیر ترقی ناممکن ؛

مرکزِ تثلیث میں توحید کا جھنڈا

توحید پرست خوابِ غفلت میں پڑ گئے۔ تثلیث پرستوں نے شبخون مارا اور قوم مسلم کو سخت مجروح کیا۔ تب خدا کی غیرت نے صور پھونکا۔ اور اس کے مسیح موعودؑ نے ہمیں بیدار کیا۔ کامیابی اور کامرانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا مژدۂ جاں بخش سُنایا۔ اب مرکزِ تثلیث میں توحید کا جھنڈا گاڑنا ہے جس کے لئے تمہاری دولت و ہمّت لازم۔ انسانی پرستش گاہ میں خانۂ خُدا بنادو۔ جس کے بلند مینار سے اللہ اکبر کی آواز روزِ روشن کو رات سمجھکر سونے والوں کو بیدار کردے۔ خدا کے دین کی کھوئی ہوئی شوکت کے حصول کے لئے مجاہدین دین کی فوج بناؤ۔ یُوں قوم و مذہب کو زندہ کرو۔ اور زندگیٔ جاوید پاؤ۔
بلا مبالغہ خلیفۂ موعود کی آواز نے عورتوں میں رُوح پیدا کردی۔ ان کی رگِ ہمّت میں جوش، انکے خون میں گرمی اور خیال میں وسعت پیدا ہوئی۔ ان کو معلوم ہوا۔ کہ ہم ناقص العقل، پاؤں کی جُوتی اور دُنیا کے لئے نحوست نہیں۔ بلکہ جوہرِ لطیف ہیں۔ جس کی قدردانی نے اسلام کو ابتدا میں شوکت بخشی۔ اور جسے مستفیض کرنے کے لئے آج پھر خدا کا موعود پیغام لایا۔ عورتوں نے حرص و لالچ کو چھوڑ زیور و دولت کو خلیفہ کے قدموں میں ڈال دُنیا میں سب سے بڑی تثلیثی طاقت کے مرکز لنڈن میں مسجد بنوا کر اپنی زندگی اور دوامی زندگی کا ثبوت دیا۔ اور حضرتِ محمُود کے دستِ مبارک کے بنیادی پتھر نے ثابت کردیا کہ محمُود ہی اس صنفِ ضعیف کو مقامِ محمُود پر لے جانے کے لئے رہبرِ کامل ہے۔ اور یہی وہ ہے جس کے کے لئے خدا نے کہا کہ وہ اسیروں کی رُستگاری کا باعث ہوگا۔ ہاں یہی اس زمانہ کی عورتوں کی جہالت کے باعث دردناک چشم دید واقعہ بیان کررہی تھی۔ جس کے ماتحت میں نے جمعہ کے بعد عورتوں کی خدمت میں بتوفیق الٰہی کچھ عرض کرنے کا سلسلہ جاری کیا۔ جس کو میرے محسن خدا نے قبول کیا۔
اور میری اس تجویز پر کہ عورت کی جہالت قومی تنزل کا باعث ہُوئی۔ جس کی تلافی عورت کی مذہبی تعلیم و تربیت کے بغیر ناممکن ہے۔ عورتوں نے اعانت کا ہاتھ بڑھایا +

احمدیّہ گرلز سکول کا قیام

مَیں نے احمدیہ گرلز سکول قائم کرنا چاہا۔ مگر ابھی بہت کم مَرد اس نکتہ کو سمجھے تھے۔ کہ عورت کی مذہبی تعلیم و تربیت مرد سے زیادہ ضروری ہے لہذا ہمارے سکرٹری انجمن نے اس تجویز کو یہ کہکر روک دیا۔ کہ ابھی لڑکوں کا سکول تو بن نہیں سکا۔ لڑکیوں کے سکول کے خواب دیکھنا بے فائدہ ہیں۔ معًا ہمارے فضل عمر خلیفہ کی آواز اُٹھی جس کو خدا نے بے نظیر فراست دی ہے۔ کہ ہر جگہ لجنہ اماء اللہ قائم ہو۔ اور احمدی لڑکیوں کی درسگاہیں۔ یہ آواز مجھ جیسی تشنۂ آب کے لئے آبِ حیات کا اثر لائی۔ کہ اپنے راستے سے روکیں ہٹ گئیں۔ وہاں مرکزِ احمدیت قادیان میں عورتوں کی تعلیم کے لئے وہ آسانیاں پیدا ہوئیں جو لڑکوں یا مردوں کو بھی نصیب نہ تھیں۔ جس کے نتیجہ میں آج قادیان کی عورتیں گریجویٹ ہیں۔ ادیب ہیں اور مولوی ہیں الحمد للہ علیٰ ذالک۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی خواتین کی قابل قدر خدمات

اس میں کیا شک ہے کہ آج ایک احمدی عورت اپنے کھوئے ہوئے حقوق حاصل کر کے دُنیا کی عورتوں کو مساوات کا سبق دے رہی ہے۔ خود ہی سامانِ زینت کو چھوڑ کر قوم و مذہب کے لئے قربانی نہیں کر رہیں۔ بلکہ اپنے عزیز از جان بچوں کو ایثار و قربانی کا مجسمہ بنا کر اس حقیقت کو آشکارا کر رہی ہیں۔ کہ اس خلیفہ کے عہد کی ترقیاں آنے والی نسلوں کے لئے نمونہ ہوں گی۔ اور یہی وہ موعود خلیفہ ہے۔ جس کا نام خود خدا نے بشیر الدین محمود رکھا۔ اسم بامسمیٰ ہو کر دین کے لئے بشیر ثابت ہوا۔ اور قوم کو مقامِ محمود پر لے جانے والا یہی وہ نبیوں کا چراغ ہے جس نے نبیوں کے مقاصد کو پورا کیا۔ اس نے قعرِ مذلت سے قوم کے ہر مرد و عورت کو اُٹھایا۔ اور اس کے لئے روحانی و جسمانی ترقیات کی راہوں کو صاف کیا۔ اور یہی قوم مسلم کو بامِ ترقی پر پہنچائیگا۔ آج اس گوہرِ نایاب سے پچیس ۲۵ سال فیضیاب ہونے کی خوشی میں قوم ایک حقیر نذرانہ حضور کی خدمت میں پیش کر رہی ہے۔ خدا اس رقمِ شکرانہ کو قبول کرے اور اس شمعِ ہُدیٰ کی پچاس سالہ جوبلی مناتے یعنی دینِ خدا کے لئے مزید شکرانہ پیش کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ اور تا دیر اس کا عہدِ سعید خدا کی رحمت و نصرت کا جاذب ہو۔ آمین ثم آمین ؎

صبح مسرّت

گلشنِ حضرتِ احمدؑ میں چلی بادِ بہار
ابرِ رحمت سے برسنے لگے پیہم انوار
سب بچے ہنستے ہیں خوشی سے تو بڑے ہیں دلشاد
جذبۂ شوق کے ظاہر ہیں جبیں پر آثار
تازگی آگئی چہروں پہ کھلے جاتے ہیں
دل کی حالت کا زباں کر نہیں سکتی اظہار
مژدۂ وصل لئے صبح مسرت آئی
فضل مولیٰ سے ہوئی دور اداسی یکبار

فسبحانَ الّذِی اخزی الاعادِیْ

کہاں ہے حاسد بدگو کہاں ہے
وہ دیکھے صدقِ صادق کا عیاں ہے
وہی ہم ہیں وہی دارالاماں ہے
خدا نے شانِ محمودی دکھادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی
ہوئے ناکام ہر فتنہ ساماں
بنے پھرتے تھے جو فرعون و ہاماں
بڑھی ہے شانِ یوسف پاک داماں
وذٰلک فضل مولیٰ الکل ھادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

(ماخوذ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا نے ہم کو دیا ہے خلیفۂ موعود

اُسی خُدا نے جو کامل ہے علم و حکمت میں
وہ جس کا ثانی نہیں کوئی شان وشوکت میں
جو بے مثال ہے اپنی صفاتِ عزت میں
"بچالیا ہمیں گرنے سے چاہِ ظلمت میں
کہ خود بخود ہی اِمام تقی کو بھیج دیا"

جہاں تمام گھِرا تھا بڑی مصیبت میں
نظر نہ آتا تھا رستہ بلا کی ظلمت میں
عدو کا ہاتھ اِدھر انتہائی قوت میں
"سمجھ نہ سکتے تھے کیا ہوگا ایسی حالت میں
خدا نے وقت پہ کیسے زکی کو بھیج دیا"

نبیٔ پاک کا فرزند اور نورِ نظر!!
مقابلہ پہ رہے مانند جس کے شمس و قمر
عدو کے سامنے رہتا ہے جو کہ سینہ سپر
"بشیر ثانی و محمودؑ ہے وُہ فضلِ عمر
وُہ بہتریں تھا خُدا نے اسی کو بھیج دیا"

خُدا کے فضل کی ہم پر ہوئی فراوانی
تو آشکار کیا ایک مردِ حقانی
ضلال میں ہے گروہ پیام کا بانی
"کوئی تو ہونا تھا آخر خلیفۂ ثانی
یہ اعتراض ہی کیا ہے کسی کو بھیج دیا"

فرار کر گئے جو اِس نبی کے مولد سے
بھرا ہوا ہے خُدا کے فیوض بے حد سے
خُدا نے کام لیا ہر سعید و اسعد سے
"فسردگی ہوئی کافور بیتِ احمدؐ سے
جلا کے شمعِ ہُدیٰ روشنی کو بھیج دیا"

بچایا بندوں کو اپنے خُدائے قاہر نے
اگرچہ زور لگایا تھا ایک ساحر نے
نکالا غیب سے اک ہاتھ ربِّ ناصر نے
"دُعائیں سُن لیں ہماری خدائے قادر نے
یہ کیسا فضل کیا اک جری کو بھیج دیا"

خُدا کرے کہ ضلالت جہاں سے ہو مفقود
عدو کے دامِ فریب و حیل ہوں سب بے سود
خُدا نے تجھکو بنایا خلیفۂ موعود
نسیم کی یہ دُعا ہے ترے لئے محمود
جہاں میں پھولو پھلو ہووے عاقبت مسعود

(نسیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافتِ ثانیہ اور ترقئ سلسلہ

از محترمہ امۃ السلام صاحبہ قادیان

جب مسلمانانِ عالم احکامِ اسلامی کو پس پُشت ڈال کر دُنیاوی الجھنوں میں گرفتار ہو گئے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت کا دم بھرنے والے غفلت پرست ہو کر مادیت و دہریت کی رَو میں بہ نکلے اور خدائے واحد کی پرستش چھوڑ کر غیر اللہ کی محبت میں لذّت محسوس کرنے لگے۔ تمام دُنیا پر دوبارہ کفر و ضلالت کے بادل چھا گئے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق دُنیا ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ کا مصداق بن گئی۔ تو خدا تعالےٰ کی غیرت جوش میں آئی۔ اور اُس نے اسلام اور توحید کو دنیا میں دوبارہ قائم کرنے کے لئے قادیان کی مقدس سرزمین میں رسُولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بروز کامل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ اور قادیان کی مقدس بستی سے آفتاب صداقت طلوع ہوا۔ تاریک راتوں کے پردے پھٹ گئے۔ کفر و شرک کی گھٹائیں کافور ہو گئیں۔ اور تاریک و تار عالم اس مقدس وجود کے انوار سے جگمگا اُٹھا۔ مخلوقِ خدا کی پیاسی رُوحوں نے زندگی بخش جام پیا۔ ضلالت میں ٹھوکریں کھانیوالی دنیا اس کی ضیا پاش کرنوں سے منوّر ہو کر اپنے لئے راہِ ہُدیٰ تلاش کرنے لگی۔ اور اسلام کا جھنڈا اسی شان سے لہرانے لگا۔ جس شان سے وہ آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے صحابہ کرامؓ کے زمانہ میں لہرایا تھا۔

یہ امر بالکل روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ کہ احمدیت کے ذریعہ ہی احیائے اسلام ہوُا۔ چنانچہ آج مسیح محمدیؑ کے جان نثاروں کے ذریعے پرچم اسلام اکنافِ عالم میں لہرا رہا ہے۔ اور خادمانِ مسیحؑ زمین کے کناروں تک اسکی آواز سوئی ہوئی مخلوق کو بیدار کر کے سُنا رہے ہیں۔

یہ سچ اور بالکل سچ ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کی زیادہ تر ترقی قدرتِ ثانیہ کے دُوسرے مظہر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ذریعے ہوُئی۔ آپ کے عہد سعادت میں احمدیت کی ترقی اسی طرح جاری ہے جس طرح خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت میں اسلام کی ترقی ہوُئی۔ اگر حضرت عمرؓ کے وقت فوجوں نے ممالک فتح کئے۔ تو آج حضرت فضل عمر کے وقت رُوحانیت اور دُعا کے ذریعے تمام ممالک کو فتح کیا جا رہا ہے۔ اور آج ہر غیر مذہب کا پیرو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس امر کا اعتراف کر رہا ہے۔ کہ جس ایثار اور قربانی سے احمدیہ جماعت تبلیغ اسلام کا فریضہ بجالا رہی ہے اس کی نظیر کہیں نہیں ملتی۔ حضور کے حکم سے آج ہر ملک مثلاً لندن، افریقہ، امریکہ، سماٹرا، جاوا، عرب، نائیجیریا، مراکش، ہنگری، رُوم، بخارا، مصر، ایران، ماریشش، یوگوسلواکیہ، چین اور جاپان وغیرہ میں احمدی مناد پہنچ چکے ہیں۔ اور ان ممالک میں ہمارا سلسلہ دن دونی رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔ اور ہم یقین رکھتے ہیں۔ کہ ایک وقت ایسا آئیگا۔ جبکہ تمام دُنیا پر احمدیت کا جھنڈا لہرائیگا۔ اور باقی تمام جھنڈے اسکے مقابلہ میں سرنگوں ہو جائیں گے۔

آج دُنیا کے کونے کونے میں احمدیت کے مبلغ ہزاروں نہیں لاکھوں لوگوں تک دعوتِ اسلام پہنچا رہے ہیں۔ اور ہر مذہب و ملت کی سعید رُوحیں خداتعالےٰ کی محبت کے سُورج سے روشنی حاصل کر رہی ہیں۔ اور وہ الٰہی کلام پُورا ہو رہا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ان الفاظ میں نازل ہوا۔ کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

قادیان کی ترقی

اور ترقیات سے قطع نظر اگر قادیان کی ترقی کو ہی دیکھا جائے۔ تو چشمِ بینا کے لئے یہی ایک بڑا نشان ہے حضور کے حکم سے مہاجرین اس کی رونق کو بڑھا رہے ہیں۔ اور وہ گمنام بستی جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا۔ کہ ؎

کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر

آج حضور کی قوتِ قدسیہ سے ایک عظیم الشان شہر بن رہا ہے۔ وہی لوگ جو کبھی قادیان کا نام تک نہ جانتے تھے اس مقدس بستی میں عالیشان عمارتیں تعمیر کر کے سلسلہ کی صداقت کو نمایاں کر رہے ہیں۔ بھلا قادیان کی معمولی سی چند گھروں پر مشتمل بستی کے متعلق کون گمان کر سکتا تھا۔ کہ کسی وقت یہاں ریل، تار اور ڈاک کا انتظام ہو جائیگا۔ اور بڑے بڑے لوگ یہاں آنا اپنے لئے باعثِ فخر خیال کریں گے۔ اور اس کثرت سے آئینگے۔ کہ راستوں میں گڑھے پڑ جائیں گے۔ اور یأتُونَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ کا عملی نظارہ دُنیا خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لے گی۔ مگر خداتعالےٰ کی باتیں پُوری ہوئیں۔ اور آخر وُہی بستی جس میں پہلے ہفتہ میں صرف ایک دن ڈاک آتی تھی۔ آج اسی بستی میں دن میں دو دفعہ ڈاک آتی ہے۔ اور یا تو یہ حال تھا۔ کہ یہاں کوئی عالم فاضل نظر نہیں آتا تھا۔ اور یا آج یہ حال ہے۔ کہ اِس بستی کے مدارس سے ایسے ایسے علماء تیار ہُوئے ہیں۔ کہ بڑے بڑے مخالفین اُن کے سامنے آنے سے گھبراتے ہیں۔ اور وہی لوگ جن کی زبانوں سے کبھی بھُول کر بھی اللہ کا نام نہ نکلتا تھا۔ آج اُن کی اولادیں دُوسروں کی تربیت میں منہمک اور دین کی دلدادہ و شیدا ہیں ؛

غرض حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک عجیب تغیر اپنی جماعت میں یہ پیدا کر دیا ہے۔ کہ احمدیہ جماعت کے لوگ تحصیل علم میں دوسرے لوگوں سے غیر معمولی طور پر بڑھ گئے ہیں۔ علم حاصل کرنیوالوں کا ہر وقت ایک جمگھٹا قادیان میں لگا رہتا ہے۔ مختلف صُوبوں اور ملکوں سے لوگ قادیان میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے آتے ہیں۔ اور کہا جا سکتا ہے۔ کہ دنیا میں اگر کہیں مشرق و مغرب جمع نظر آتے ہیں۔ تو وہ قادیان میں ہی۔ کیونکہ دوسری جگہوں میں اگر مغربی تعلیم ہے۔ تو دین جو مشرق سے پیدا ہوُا ہے، ندارد ہے۔ اور اگر دین ہے تو علوم جدیدہ سے بے پرواہی ہے۔ جن کا سرچشمہ آجکل مغرب ہے۔ لیکن قادیان میں جو مرکز سلسلہ ہے یہاں دونوں چیزیں اکٹھی نظر آتی ہیں۔ اگر ایک طرف علوم جدیدہ کی تحصیل اور اس میں ترقی کرنیکا جوش ہے۔ تو دوسری طرف مذہب سے اخلاص اور اسکی تعلیمات پر یقین اس درجہ تک پہنچا ہوُا ہے کہ اس کے لئے جان مال اور وطن کی قربانی ایک حقیر شے نظر آتی ہے +

پھر قادیان میں دفاتر کی ترقی نمایاں طور پر ہوُئی ہے۔ مثلاً مختلف اخباروں کی اشاعت کے دفاتر ہیں۔ اسی طرح کئی نظارتیں ہیں مثلاً نظارت اعلیٰ۔ نظارت اُمور عامہ۔ نظارت امور خارجہ۔ نظارت تعلیم و تربیت۔ نظارت تالیف و تصنیف۔ نظارت بیت المال وغیرہ۔ اِسی طرح مختلف کاموں کو سرانجام دینے کے لئے اور کئی دفاتر ہیں۔ مثلاً دفتر پرائیویٹ سکرٹری۔ دفتر امانت فنڈ۔ دفتر مقبرہ بہشتی۔ دفتر جائیداد۔ دفتر محاسب۔ دفتر قضاء۔ غرض وہی قادیان جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا۔ کہ

؎ "کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر"

آج حضورؑ ہی کے الفاظ میں ؎

"اِک مرجع خواص یہی قادیاں ہوُا"

کا مصداق بن رہا ہے +

مالی ترقی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت کا مطالعہ کرنے والے اس امر سے بخوبی واقف ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کے نزول کے وقت حضورؑ کی کیا حالت تھی۔ پھر اسکے بعد کیا تغیر پیدا ہوُا۔ اور اب تو حضرت فضلِ عمر ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے عہدِ مُبارک میں جماعت نے مالی قُربانیوں میں حیرت انگیز ترقی کی ہے۔ اور آپ کی قوّتِ قدسیہ سے خدا تعالےٰ نے ایسے مخلصین پیدا فرما دیئے ہیں۔ جو پُورے جوش اور اخلاص کے ساتھ مالی قُربانیوں میں حصہ لیتے رہتے ہیں +

علاوہ ازیں وصیّت کنندگان جس سُرعت سے ترقی کر رہے ہیں۔ اس کی نظیر آپ کے عہد سے پہلے نہیں ملتی۔ آپ ہی کے پُر اثر خطبات کے ذریعے آج بچہ بچہ کے دِل میں یہ خواہش ہے۔ کہ وُہ دین کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سپاہی بنے ۔ اور اپنے رب کو راضی کرے ۔

غرض خلافت ثانیہ کے عہد میں سلسلہ احمدیہ نے عظیم الشان ترقی کی ۔ اور ہمیں یقین ہے ۔ کہ اسی عہد میں اس ترقی کی جڑیں انتہائی طور پر مضبوط ہو جائینگی اور ابتلاؤں کے طوفان اور آندھیاں اس شجرۂ طیبہ کو کبھی نقصان نہیں پہنچا سکیں گی ۔

بالآخر دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنے موعود خلیفہ کی ہر آواز پر لبیک کہیں اور احمدیت کے پھیلانے کے لئے ہمت ۔ استقلال اور اخلاص سے کام لیں ۔ اور خدا تعالیٰ جلد سے جلد وہ دن لائے ۔ جبکہ تمام دنیا میں احمدی ہی احمدی ہوں ۔ اور ہر شخص فخر یہ لہجہ میں یہ کہہ رہا ہو ۔ کہ میں حلقہ بگوش احمدیت ہوں ۔

چمن احمدؐ میں بہار

از جناب حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری

کس دھوم سے چمن میں ہے آئی ہوئی بہار — بادہ کشوں کو تھا اسی موسم کا انتظار
ابر بہار آیا خزاں کر گئی فرار — ہر برگ بن گیا ہمہ تن "سبز اشتہار"
اے بیقرار دل تجھے مل جائیگا قرار — سرسبز ہوگا تیری تمنا کا مرغزار
دیکھ اب سحاب فضل کی پڑنے لگی پھوار — سوزش مٹے گی تیری دھلیگا ترا غبار
جاگا نصیب تیرا صبا لائی بوئے یار — یعنی ہرے لحاف سے نکلا ہے گلعذار
ذلت پہ کفر کے تو چنبیلی بھی ہنس پڑی — ولیم وی کنکرر نے جو پہنا ظفر کا ہار
ایسی لہک ہے گلشن احمدؐ میں آج کل — نار حسد بھی کہتی ہے میں ہوتی سبزہ زار
اے تاجدار مملکت حسن و فضل و رحم — اے باعث قرار دل عاشقان زار
احمدؐ کے جانشین و محمدؐ کی یادگار — مقبول بارگاہ خدا و نبی کردگار
احمدؐ کی شان خاص سے ہم رہتے بیخبر — کرتا نہ تو رموز نبوت گر آشکار
محمودؔ کے سوا نہ اولوالعزم ہے کوئی، — جز اس کے اور کون اٹھا سکتا تھا یہ بار
جو اس سے پھر گیا وہ خدا سے بھی پھر گیا، — دنیا میں اور دیں میں ہوا وہ ذلیل و خوار
یارب جہاں میں شمس کی جبتک چمک رہے — سر پر رہے خلافت محمود نور بار

پانی میں سیل ۔ سیل میں ہے موج جب تلک
بڑھتے ہی جائیں لشکر محمودؔ کے سوار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافتِ ثانیہ کے بابرکت عہد میں مستورات کی ترقی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے وجود باجود سے جو فوائد جماعت احمدیہ کو پہنچ رہے ہیں۔ وہ بیان سے باہر ہیں۔ آپ کے کارہائے نمایاں تمام دنیا پر عیاں ہیں۔ اس پچیس۲۵ سالہ عرصہ میں جماعت کو جو ترقی حاصل ہوئی۔ وہ دیکھنے اور سننے والوں کو ورطۂ حیرت میں ڈالتی ہے۔ اس عرصہ کی تاریخ پڑھنے والوں کو معلوم ہوگا۔ کہ ان کے سامنے خدا تعالیٰ کے نشانوں کا کس قدر بحرِ ناپیدا کنار ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ آپ ہی کے اولوالعزمانہ کاموں کے ذریعے ایک دُنیا ہدایت پر آچکی ہے۔ اور جو فرد بشر اس جماعت میں شامل ہے۔ وہ آپ کے احسان کے نیچے دبا ہوا ہے۔ خصوصاً مستورات کا طبقہ تو بہت ہی زیر بارِ احسان ہے۔ آپ کے بابرکت عہد میں مستورات کو جو ترقیات حاصل ہوئی ہیں۔ ان میں سے چند ایک بیان کرتی ہوں۔

زنانہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں رکھی گئی لیکن اُس وقت سے لیکر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ تک صرف مردوں کا ہی جلسہ ہوتا تھا۔ اور صرف مرد ہی اُن تقاریر سے جو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہوتی تھیں فائدہ اُٹھاتے

عورتیں اس سے مستفیض نہ ہوسکتی تھیں۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نہ چاہا کہ عورتیں اس برکت سے محروم رہیں۔ چنانچہ مستورات کے جلسہ سالانہ کی بناء قائم کی۔ جس سے ہمارے طبقہ نے بہت سے فوائد حاصل کئے اور کر رہا ہے۔ وہ مستورات جو دینی تعلیم سے ناواقف تھیں۔ انہیں اس سے آگاہی حاصل ہوئی۔ اور بہت سی اس ایمان افروز نظارہ کو دیکھکر ایمان لے آئیں۔ بہت سی عورتوں میں تقریر کرنے کا ملکہ پیدا ہوگیا۔ اور وہ اس قابل ہوگئیں۔ کہ اگر انہیں تبلیغ کی خاطر غیر احمدی یا غیر مسلم عورتوں کے مجمع میں تقریر کرنے کی ضرورت پیش آئے۔ تو بآسانی اُن کے سامنے اپنے مافی الضمیر کا اظہار کرسکیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ جلسہ روز بروز ترقی پر ہے۔ حاضری ہر سال پہلے سے زیادہ ہوتی ہے۔ اور وہ جلسہ گاہ جو پہلے کافی سمجھا جاتا تھا۔ باوجود توسیع کے اب ناکافی ثابت ہوتا ہے اور اب یہ جلسہ گاہ مردوں کے جلسہ گاہ کے ساتھ ہی دوسری طرف بنایا جاتا ہے۔ جس میں لاؤڈ سپیکر کے ذریعے عورتیں مردوں کی تقریریں بھی سُنتی ہیں۔ اور یہ محض حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی توجہ کا نتیجہ ہے۔ کہ حضور کی وہ تقاریر جو عورتیں سُننے کو ترستی تھیں۔ اب بآسانی لاؤڈ سپیکر کے ذریعے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سنتی ہیں۔ اور بہت اچھا اثر لیتی ہیں ؛

لجنہ اماء اللہ کا قیام

قوم کی ترقی کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ عورتیں اور مرد سب مل کر اپنی اصلاح کریں۔ اور پھر اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لئے متحدہ کوشش کریں۔ اگر عورتیں بالکل جاہل ہوں۔ اور کسی قسم کا شعور نہ رکھتی ہوں۔ اور مردوں کے ساتھ تعاون کی قابلیت اُن میں نہ ہو۔ تو ایسی قوم اپنے مقصد کو حاصل نہیں کر سکتی۔ کیونکہ اسکی مثال بالکل اُس گاڑی کی سی ہوگی۔ جس کا ایک پہیہ ٹوٹا ہوا ہو۔ اور دُوسرا درست۔ اسی حکمت کے ماتحت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مستورات کی تعلیم و تربیت اور اصلاح کے نظام کو باقاعدہ کرنے کے لئے ایک انجمن کو قائم فرمایا جس کا نام لجنہ اماء اللہ تجویز کیا۔ چنانچہ حضور ایک خطبہ میں فرماتے ہیں:-

"ہندوستان میں ایک سوسائٹی ہے جس کا نام خادمان ہند رکھا گیا ہے لیکن ایک مومن اور مسلم کا دائرہ کسی خاص ملک اور خاص قوم تک محدود نہیں ہو سکتا اور انسانی پیدائش کی علّت غائی تو خدا ہی کا عبد اور فرمانبردار بننا ہے۔ اسلئے مستورات کی اس انجمن کا نام مَیں نے اللہ تعالیٰ کی باندیوں کی انجمن رکھا ہے۔ انکی ہمدردی اور بہی خواہی کا دائرہ تنگ نہ ہوگا"۔

اس انجمن کے لئے حضور نے خود قواعد و ضوابط مقرر فرمائے اور اس کی اغراض بھی بیان فرمائیں۔ جن میں سے چند ایک یہ ہیں:-

(۱) آپس میں ملکر علم سیکھنا اور دوسروں کو سکھانا۔

(۲) بچّوں کی اصلاح کیطرف خاص توجّہ کرنا۔

(۳) اتحادِ جماعت کو بڑھانے کیلئے کوشاں رہنا۔

(۴) اپنے اخلاق اور رُوحانیت کی اصلاح کی طرف ہمیشہ متوجہ رہنا۔

(۵) مل کر کام کرنا۔ ایک دوسرے کی غلطیوں سے چشم پوشی کرنا۔ صبر اور ہمت سے اصلاح کی کوشش کرنا۔ نہ کہ ناراضگی اور خفگی سے تفرقہ بڑھانا۔

(۶) غریب اور امیر دونوں میں مساوات اور محبت پیدا کرنے کی کوشش کرنا۔

(۷) عملی طور پر خدمتِ اسلام کرنے کیلئے اور اپنی غریب بہنوں اور بھائیوں کی مدد کے لئے بعض طریق تجویز کرنا۔ اور ان پر عمل کرنا۔

(۸) سب مدد اور سب برکت اور سب کامیابیاں اللہ تعالیٰ کیطرف سے آتی ہیں۔ اس لئے دُعا کرنا اور کروانا کہ وہ مقاصد الہام ہوں جو ہماری پیدائش میں اس نے مدِّنظر رکھے ہیں۔ اور ان مقاصد کے پورا کرنے کیلئے بہتر سے بہتر ذرائع پر اطلاع اور پھر ان ذرائع کو احسن سے احسن طور پر پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہمارا خاتمہ بخیر کرے۔ اور آئندہ آنے والی نسلوں کی بھی اپنے فضل سے راہنمائی کرے۔ اور اس کام کو اپنی مرضی کے مطابق ہمیشہ کے لئے جاری رکھے۔ یہاں تک کہ اس دُنیا کی عمر تمام ہو جائے۔ آمین

یہ مقاصد حضور نے اس انجمن کے بیان فرمائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah